بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ______________ قریشی آرٹ پریس

کتابت ______________ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ______________ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ______________ مارچ ۲۰۰۴ء

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الحجت

اس کتاب میں حسب ذیل ابواب ہیں

امام، خدا اس نور سے جس کی چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے یعنی آئمہ کے ذریعہ سے اور اللہ ایسی ہی مثالیں بیان کرتا ہے میں نے پوچھا اور ظلمات سے کیا مراد ہے فرمایا اوّل اس کا صاحب جس کو ڈھانپ لیا۔ ثالث نے تاریک موجیں ایک دوسرے پر چڑھی ہوئی ہیں اور وہ معاویہ اور اس کے زمانے کے فتنے ہیں اور اس میں لم یجعل اللہ لہٗ نوراً سے یہ مراد ہے جس کو اولاد فاطمہ زہراؑ کے نور سے ہدایت نہ ہوئی اس کے لئے روز قیامت نور نہ ہوگا اور آیت میں جو یہ ہے ان کا نور ان کے سامنے اور داہنی طرف دوڑتا ہوگا تو اس سے مراد آئمہ مومنین ہیں جن کا نور مومنین کے سامنے اور داہنی طرف دوڑے گا اور وہ ان کو منازل جنت کی طرف لے جائے گا۔

(ایسی ہی حدیث حضرت امام موسیٰ علیہ السلام سے بھی مروی ہے)

٦ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَمُوسَى بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: «يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللهِ بِأَفْوَاهِهِمْ» قَالَ: يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا وِلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بِأَفْوَاهِهِمْ، قُلْتُ: قَوْلُهُ تَعَالَى: «وَاللهُ مُتِمُّ نُورِهِ» قَالَ: يَقُولُ: وَاللهُ مُتِمُّ الْإِمَامَةِ وَ الْإِمَامَةُ هِيَ النُّورُ وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «آمِنُوا بِاللهِ وَ رَسُولِهِ وَ النُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا» قَالَ: النُّورُ هُوَ الْإِمَامُ.

الصف ٩/٦١

تغابن ٨/٦٤

٦۔ ابی الحسن امام رضا علیہ السلام سے میں نے، آیہ "وہ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو اپنی پھونکوں سے بجھادیں اور اس آیت کے متعلق خدا اپنے نور کا تمام کرنے والا ہے پوچھا یہ کیا فرمایا وہ کہتا ہے کہ اللہ امامت کا تمام کرنے والا ہے امامت نور ہے اور ایسا ہی ہے قولِ باری تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے فرمایا۔ نور سے مراد امام ہے۔

چودہواں باب

آئمہ علیہم السلام ارکان ارض ہیں

(باب أَنَّ الأَئِمَّةَ هُمْ أَرْكَانُ الْأَرْضِ)

١ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

سِنَانٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَاجَاءَ بِهِ عَلِيٌّ عليه السلام آخُذُ بِهِ وَمَا نَهَى عَنْهُ أَنْتَهِي عَنْهُ ، جَرَى لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مِثْلُ مَا جَرَى لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله الْفَضْلُ عَلَى جَمِيعِ مَنْ خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ، الْمُتَعَقِّبُ عَلَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ أَحْكَامِهِ كَالْمُتَعَقِّبِ عَلَى اللهِ وَ عَلَى رَسُولِهِ وَالرَّادُّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَى حَدِّ الشِّرْكِ بِاللهِ، كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بَابَ اللهِ الَّذِي لَا يُؤْتَى إِلَّا مِنْهُ وَسَبِيلَهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَ بِغَيْرِهِ هَلَكَ وَ كَذٰلِكَ يَجْرِي الْأَئِمَّةُ الْهُدٰى وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ، جَعَلَهُمُ اللهُ أَرْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ تَمِيدَ بِأَهْلِهَا وَ حُجَّتَهُ الْبَالِغَةَ عَلَى مَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ وَمَنْ تَحْتَ الثَّرٰى وَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ كَثِيراً مَا يَقُولُ: أَنَا قَسِيمُ اللهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَ أَنَا الْفَارُوقُ الْأَكْبَرُ وَ أَنَا صَاحِبُ الْعَصَا وَالْمِيسَمِ لَقَدْ أَقَرَّتْ لِي جَمِيعُ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحُ وَالرُّسُلُ بِمِثْلِ مَا أَقَرُّوا بِهِ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَلَقَدْ حُمِلْتُ عَلَى مِثْلِ حَمُولَتِهِ وَهِيَ حَمُولَةُ الرَّبِّ وَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يُدْعَى فَيُكْسَى وَ أُدْعَى فَأُكْسَى وَ يُسْتَنْطَقُ وَأُسْتَنْطَقُ فَأَنْطِقُ عَلَى حَدِّ مَنْطِقِهِ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ خِصَالاً مَا سَبَقَنِي إِلَيْهَا أَحَدٌ قَبْلِي، عُلِّمْتُ الْمَنَايَا وَالْبَلَايَا وَالْأَنْسَابَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ فَلَمْ يَفُتْنِي مَا سَبَقَنِي وَلَمْ يَعْزُبْ عَنِّي مَا غَابَ عَنِّي، أُبَشِّرُ بِإِذْنِ اللهِ وَ أُؤَدِّي عَنْهُ، كُلُّ ذٰلِكَ مِنَ اللهِ مَكَّنَنِي فِيهِ بِعِلْمِهِ.

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ۔ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ الْأَوَّلَ.

ا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کچھ علی علیہ السلام نے فرمایا، اس کو لو اور جس سے منع کیا ہے اس سے باز رہو، فضیلت کا یہ وہی طریقہ ہے جو حضرت رسولِ خدا کے لئے تمام مخلوق پر تھا احکام شرعی میں حضرت علی کی عیب جوئی کرنے والا شخص ایسا ہی ہے جیسے خدا و رسول کی عیب جوئی کرنے والا اور کسی بر چھوٹی یا بڑی بات کو ان کی رد کرنا شرک باللہ ہے امیر المومنین علیہ السلام اللہ کے وہ دروازے تھے جس سے آیا جاتا ہے اور وہ راستہ تھے جس کو چھوڑ کر چلنے والا ہلاک ہوتا ہے یہی طریقہ جاری رہا۔ تمام آئمہ ہدیٰ کے لئے یکے بعد دیگرے خدا نے ان کو ارکان ارض قرار دیا ہے تاکہ وہ اپنے ساکنوں کے ساتھ مضطرب نہ ہو، وہ زمین کے اوپر اور نیچے خدا کی حجت بالغہ ہیں اور امیر المومنین اکثر فرمایا کرتے تھے میں اللہ کی طرف سے جنّت و دوزخ کا تقسیم کرنے والا ہوں میں فاروقِ اکبر ہوں میں صاحبِ عصا یعنی اجتماع مسلمین کا سبب ہوں میں صاحب میسم یعنی وہ آیات ہوں جو دلیل امامت ہوں میری وصایت کا اقرار کیا ہے تمام ملائکہ روح اور مرسلین نے جس طرح اقرار کیا ہے محمد صلعم کے متعلق اور سوار کیا گیا ہوں

منصب امامت پر جیسے آنحضرتؐ (نبوت پر) اور یہ منصب ہمارا خدا کی طرف سے ہے روز قیامت رسول اللہ کو بلایا جائے گا پس وہ لباس امامت خلق پہنے ہوئے ہوں گے اور میں بلایا جاؤں گا پس میں بھی لباس امامت پہنے ہوئے ہوں گا وہ کلام کریں گے میں بھی ان ہی کی طرح کلام کروں گا۔ میں دیا گیا ہوں چار خصلتیں کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں مجھے علم دیا گیا ہے موتوں کا بلاؤں کا، انساب کا اور قضایا کے فیصل کرنے کا، اور نہیں غائب ہوا مجھ سے جو پہلے ہو چکا اور نہیں دور ہے مجھ سے جو پوشیدہ ہے باذن الٰہی میں لوگوں کو بشارت دیتا ہوں لوگوں کو باذن الٰہی اور یہ سب کچھ خدا کی طرف سے مجھے سپرد کیا گیا ہے اور اپنے علم میں مجھے اس میں قدرت دی ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبَابٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْأَعْرَجُ قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَ سُلَيْمَانُ بْنُ خَالِدٍ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَابْتَدَأَنَا فَقَالَ : يَا سُلَيْمَانُ : مَا جَاءَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يُؤْخَذُ بِهِ وَ مَا نَهَى عَنْهُ يُنْتَهَى عَنْهُ ، جَرَى لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مَا جَرَى لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَلِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله الْفَضْلُ عَلَى جَمِيعِ مَنْ خَلَقَ اللهُ ، الْمُعَيِّبُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي شَيْءٍ مِنْ أَحْكَامِهِ كَالْمُعَيِّبِ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ عَلَى رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله وَ الرَّادُّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَى حَدِّ الشِّرْكِ بِاللهِ، كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ بَابَ اللهِ الَّذِي لَا يُؤْتَى إِلَّا مِنْهُ وَ سَبِيلَهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَ بِغَيْرِهِ هَلَكَ وَ بِذٰلِكَ جَرَتِ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ، جَعَلَهُمُ اللهُ أَرْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ وَالْحُجَّةَ الْبَالِغَةَ عَلَى مَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ وَ مَنْ تَحْتَ الثَّرَى وَقَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أَنَا قَسِيمُ اللهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَ أَنَا الْفَارُوقُ الْأَكْبَرُ وَ أَنَا صَاحِبُ الْعَصَا وَالْمِيسَمِ وَلَقَدْ أَقَرَّتْ لِي جَمِيعُ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحُ بِمِثْلِ مَا أَقَرَّتْ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَلَقَدْ حُمِلْتُ عَلَى مِثْلِ حَمُولَةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَهِيَ حَمُولَةُ الرَّبِّ وَ إِنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله يُدْعَى فَيُكْسَى وَ يُسْتَنْطَقُ وَ أُدْعَى فَأُكْسَى وَ أُسْتَنْطَقُ فَأَنْطِقُ عَلَى حَدِّ مَنْطِقِهِ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ خِصَالاً لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي ، عُلِّمْتُ عِلْمَ الْمَنَايَا وَالْبَلَايَا وَالْأَنْسَابَ وَ فَصْلَ الْخِطَابِ ، فَلَمْ يَفُتْنِي مَا سَبَقَنِي وَلَمْ يَعْزُبْ عَنِّي مَا غَابَ عَنِّي، أُبَشِّرُ بِإِذْنِ اللهِ وَ أُؤَدِّي عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، كُلُّ ذٰلِكَ مَكَّنَنِي اللهُ فِيهِ بِإِذْنِهِ.

۲۔ سعید اعرج سے مروی ہے کہ میں اور سلیمان آئے خدمت میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے ہم نے کلام شروع کیا۔ فرمایا۔ اے سلیمان جو امیر المومنین علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے وہ لینا چاہیئے اور جس سے منع کیا گیا ہے اسے ترک کرنا چاہیئے۔ علی کی فضیلت ویسی ہے جیسے رسول کی اور رسول اللہ افضل ہیں اللہ کی تمام مخلوق سے، جس نے امیر المومنین

کے احکام میں سے کسی حکم پر بھی عیب لگایا اس نے خدا کو عیب لگایا۔ اس کے رسولؐ کو عیب لگایا اور چھوٹی یا بڑی کسی چیز میں ان کی بات کو رد کرنا شرک باللہ ہے اور امیرالمومنین باب اللہ ہیں نہیں آیا جاتا خدا کی طرف سے مگر اسی دروازہ سے۔ اور خدا کا وہ راستہ ہوں کہ جو اس کے خلاف چلا ہلاک ہو گیا اور یہی طریقہ آئمہ کے لئے رہا۔ یکے بعد دیگرے۔ خدا نے ان کو ارکان ارض قرار دیا ہے تاکہ وہ ان کے ساتھ قائم رہے اور وہ خدا کی حجت بالغہ ہیں ان لوگوں پر جو زمین کے اوپر ہیں اور جو زمین کے نیچے ہیں اور امیرالمومنین نے فرمایا میں جنّت و نار کا خدا کی طرف سے تقسیم کرنے والا ہوں میں فاروق اکبر ہوں میں صاحب عصا و میسم ہوں تمام ملائکہ اور روح نے میرا اقرار اسی طرح کیا ہے جس طرح محمدؐ کا اقرار کیا ہے اور میرے اوپر بھی وہی بار رکھا گیا ہے جو محمد مصطفےٰؐ پر رکھا گیا ہے اور وہ بار خدا کی طرف سے ہے اور روز قیامت حضرت محمد مصطفےٰؐ کو بلایا جائے گا۔ پس آپ لباس نبوت پہنے ہوں گے اور کلام کریں گے اور میں بلایا جاؤں گا اور لباس امامت پہنے ہونگا پس میں بھی کلام کروں گا انہی کی طرح اور چار فضیلتیں ایسی دیا گیا ہوں کہ کسی کو نہیں دی گئیں، مجھے موتوں کا بلایا کا انساب کا اور فصل قضایا کا علم دیا گیا ہے پس نہیں منتہی ہوگی وہ چیز جس نے میری طرف سبقت کی اور جو چیز مجھ سے غائب ہے وہ مجھ سے دور نہ رہی، میں اللہ کی طرف سے بشارت دینے والا ہوں اور خدا کی طرف سے تمام کے تمام احکام کا پہنچانے والا ہوں خدا نے اپنے اذن سے مجھے قدرت دی ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ الرِّيَاحِيُّ ، عَنْ أَبِي الصَّامِتِ الْحُلْوَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: فَضْلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَا جَاءَ بِهِ آخُذُ بِهِ وَ مَا نَهَى عَنْهُ أَنْتَهِي عَنْهُ ، جَرَى لَهُ مِنَ الطَّاعَةِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مَا لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَالْفَضْلُ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم الْمُتَقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالْمُتَقَدِّمِ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ وَرَسُولِهِ وَالْمُتَفَضِّلُ عَلَيْهِ كَالْمُتَفَضِّلِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَالرَّادُّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَى حَدِّ الشِّرْكِ بِاللهِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بَابُ اللهِ الَّذِي لَا يُؤْتَى إِلَّا مِنْهُ وَ سَبِيلُهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَهُ وَصَلَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ كَذَلِكَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِنْ بَعْدِهِ وَ جَرَى لِلْأَئِمَّةِ عليهم السلام وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ ، جَعَلَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَرْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ تَمِيدَ بِأَهْلِهَا وَ عُمُدَ الْإِسْلَامِ وَ رَابِطَةً عَلَى سَبِيلِ هُدَاهُ ، لَا يَهْتَدِي هَادٍ إِلَّا بِهُدَاهُمْ وَلَا يَضِلُّ خَارِجٌ مِنَ الْهُدَى إِلَّا بِتَقْصِيرٍ عَنْ حَقِّهِمْ، أُمَنَاءُ اللهِ عَلَى مَا أَهْبَطَ مِنْ عِلْمٍ أَوْ عُذْرٍ أَوْ نُذْرٍ وَالْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلَى مَنْ فِي الْأَرْضِ، يَجْرِي لِآخِرِهِمْ مِنَ اللهِ مِثْلُ الَّذِي جَرَى لِأَوَّلِهِمْ وَلَا يَصِلُ أَحَدٌ إِلَى ذَلِكَ إِلَّا بِعَوْنِ اللهِ وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أَنَا قَسِيمُ اللهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ، لَا يَدْخُلُهَا دَاخِلٌ إِلَّا عَلَى حَدِّ قَسْمِي وَأَنَا الْإِمَامُ لِمَنْ بَعْدِي وَالْمُؤَدِّي عَمَّنْ كَانَ قَبْلِي ،

لَا يَتَقَدَّمُنِي أَحَدٌ إِلَّا أَحْمَدُ صلى الله عليه وآله وسلم وَ إِنِّي وَ إِيَّاهُ لَعَلَى سَبِيلٍ وَاحِدٍ، إِلَّا أَنَّهُ هُوَ الْمَدْعُوُّ بِاسْمِهِ وَ لَقَدْ أُعْطِيتُ السِّتَّ: عِلْمَ الْمَنَايَا وَالْبَلَايَا وَالْوَصَايَا وَفَصْلَ الْخِطَابِ وَ إِنِّي لَصَاحِبُ الْكَرَّاتِ وَدَوْلَةِ الدُّوَلِ، وَ إِنِّي لَصَاحِبُ الْعَصَا وَ الْمِيسَمِ وَ الدَّابَّةِ الَّتِي تُكَلِّمُ النَّاسَ.

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جو رسول اللہ پر نازل ہوا وہ اس پر عمل کرنے والے ہیں اور جس چیز کو منع کیا اس سے باز رہنے والے ہیں رسول اللہ کے بعد مثل ان کی اطاعت کا حکم بھی ہے اور ان پر تقدم کرنیوالا ایسا ہے جیسے خدا اور رسولؐ پر سبقت کی اور ان پر فضیلت چاہنے والا ایسا ہے جیسے رسولؐ پر فضیلت اور چھوٹے یا بڑے حکم کو ان کے نہ ماننا شرک باللہ ہے رسول اللہ وہ باب اللہ تھے جس میں داخل ہونا تھا اور وہ ایک ایسا راستہ تھے کہ جو اس پر چلا وہ اللہ سے مل گیا اور ایسے ہی امیر المومنین تھے ان کے بعد اور یکے بعد دیگرے تمام آئمہ کے لئے یہی صورت ہے خدا نے ان کو ارکان ارض قرار دیا تاکہ زمین اپنے ساکنوں کے ساتھ قائم رہے اور وہ آئمہ ستون اسلام ہیں اور رابطہ الہیہ ہیں اس کے دین میں جس کی وہ ہدایت کرنے والے ہیں نہیں ہدایت کرتا کوئی ہادی مگر ان ہی کی ہدایت سے اور کوئی دائرہ ہدایت سے خارج نہیں ہوتا مگر جبکہ کوتاہی کرے ان کا حق ادا کرنے میں، وہ خدا کے امین بندے ہیں اس امر کے متعلق جو ان کو دیا گیا ہے علم سے قبول عذر سے اور عذاب الہٰی سے ڈرانے کے متعلق وہ اللہ کی حجت بالغہ ہیں ان لوگوں پر جو روئے زمین پر ہیں ان کے آخر کے لئے بھی خدا کی طرف سے وہی ہے جو ان کے اوّل کے لئے ہے اور اس مرتبہ تک نہیں پہنچتا کوئی مگر خدا کی مدد سے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ میں اللہ کی طرف سے تقسیم کرنے والا ہوں جنت اور دوزخ کا اور نہیں داخل ہوگا جنت و دوزخ میں کوئی مگر میری اجازت سے، میں حق و باطل میں سب سے بڑا فرق کرنے والا ہوں میں اپنے بعد والوں کا بھی امام ہوں اور پہنچانے والا ہوں اس چیز کا جو مجھ سے پہلے لوگ لائے تھے حضرت محمدؐ کے سوا کوئی مجھ پر سبقت نہیں لے گیا اور میں اور حضرت رسول خدا ایک ہی راستہ پر ہیں مگر یہ کہ وہ پکارے جاتے ہیں اپنے نام سے، اور مجھے چھ چیزیں عطا کی گئی ہیں موت کا علم، بلا کا علم، اوصیائے انبیاء کا علم، قضایا فیصل کرنے کا علم اور مسلمانوں کے فتح پانے کا کفار پر اور حصول سلطنت کا اور میں صاحب عصائے امامت ہوں اور نشان امامت ہوں اور وہ روئے زمین پر چلنے والا ہوں جو روز قیامت لوگوں سے کلام کرے گا۔